اسی جذبے کے ساتھ اُس نے اپنے کورس کے تحت مطالعۂ اسلام کیا۔ پھر لندن کی ایک درس گاہ میں امام ابن تیمیہؒ کی تصانیف پر لیکچر دیتے ہوئے اُس نے محسوس کیا کہ امام کی باتیں آج بھی اتنی ہی اہم ہیں جتنی چھ صدیاں پہلے تھیں۔ یہاں تک کہ بالآخر مترجم کے ذہنی افق نے وہ رنگ اختیار کر لیا جو کسی نومسلم کا ہوتا ہے۔ مترجم امام ابن تیمیہؒ کی کتاب الحِسبۃ کا مقصد و مدعا یہ بیان کرتا ہے کہ معروف (GOOD-FAIR-RIGHT) کا حکم دیا جائے اور (EVIL-UNFAIR-WRONG) کو روکا جائے۔

افسوس ہے کہ اپنی تنگ دامانی صفحات کی وجہ سے کوئی تفصیلی تبصرہ نہیں کر سکتے۔ اہل ذوق سے یہ سفارش ضرور کریں گے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ اپنے لیے لازم سمجھیں اور اسے احباب میں متعارف کرائیں۔

دیکھ لیا ایران	سفرنامہ از پروفیسر افضل علوی۔ ناشر: الحروف، ۴۵ شاہراہ قائد اعظم لاہور

ملنے کا پتہ: مکتبہ اردو ڈائجسٹ۔ سمن آباد لاہور۔ قیمت: مجلد ۲۵/- روپے

یہ کتاب مجھے جناب مؤلف کی طرف سے بطور ہدیہ موصول ہوئی ہے، اسے میں نے طوع و رغبت سے پڑھا۔ اور شروع کرنے کے بعد سوائے شدید ضروری وقفوں کے، ختم کیے بغیر چین نہ آسکا۔

پڑھنے کے بعد ایک خیال آیا کہ پروفیسر علوی صاحب کو شکریے اور اعتراف کا ایک خط لکھ دوں، مگر پھر یہی فیصلہ کیا کہ پرائیویٹ خط کے بجائے ان اوراق میں کھلا خط شائع کر دیا جائے۔

مختصراً یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس سفرنامے کو پڑھ کر مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی۔ اس کتاب کے ظہور میں آنے سے ایک اچھی ادبی نگارش کا اردو زبان کے سرمائے میں اضافہ ہوا ہے۔ پروفیسر صاحب نے دَورِ شاہ کے ایران کی جھلکیاں اس طرح دکھائی ہیں جیسے کوئی شخص کسی البم کا ایک ایک ورق الگ الگ نکال کر تصویریں دکھا رہا ہو۔ ان کے سفرنامے کا ایک سرا اگرچہ "حال" ہے تو دوسرا سرا "ماضی"۔ وہ کسی بازار میں ہوں یا مزار پر، کسی دشت و جبل میں، یا کسی بام و در میں، حلقۂ رفقائے سفر میں یا دائرۂ میزبانان میں، اساتذہ کے ساتھ ہوں یا طلبہ کے درمیان، کسی ضیافت میں ہوں یا ادبی مجلس میں، "حاضر و موجود" کے ساتھ ابوابِ تاریخ بھی جھلکتے جاتے ہیں۔ علوی صاحب کی تحریر میں نہایت شائستہ مرتبے کا طنز و مزاح شروع سے آخر تک ممزوج ہے۔ اس طنز و مزاح سے وہ ایرانی بادشاہت

اس کے نظامِ جبریت، مذہب داری کی اوپری رسمیت، مغرب زدگی، معاشرت کی قدیم وجدید مضحکہ انگیزیوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے جاتے ہیں۔

میں اس سفرنامے کو آج کے ادبی تجربوں کے پیشِ نظر بہت بڑی قدر و قیمت کا حامل سمجھتا ہوں۔ پچھلے چند برس میں سفرناموں کا جو نیا انداز ہمارے ہاں اُبھرا ہے اُس میں افسانہ طرازی کا عنصر اعتدال سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ مزید ستم یہ کہ عورت سے سفرناموں کی شان بنانے کا کام اس طرح لیا گیا ہے جیسے سلاد پر لیموں نچوڑ لیا جاتا ہے۔ میرا مطالعۂ ادب یہ بتاتا ہے کہ برا ادیب کے فنِ نگارش کی کمزوری ہوتی ہے کہ وہ اپنے بیان کو جنسیت کے زور سے اُن فرموں کی طرح مقبول بنائے جو اپنی معمولی مصنوعات کو ایکٹرسوں کی تصویروں سے مزین کرتی ہیں۔ کوئی ادیب اگر جنسیت کا سہارا لیے بغیر اپنی تحریر کو معیاری اور دلکش بنا کر پیش کر سکتا ہے تو وہ سچا تخلیق کار ہے۔ "دیکھ لیا ایران" کے مصنف کا مقام ایسے ہی پختہ نگار ادیبوں کی صف میں ہے۔ خود پروفیسر علوی صاحب نے بھی جدید سفرنامہ نگاری کی ان کمزوریوں کی نشاندہی کی ہے۔

بہر حال علوی صاحب کی ہمت قابلِ تعداد ہے کہ ادب کے ایک رواجی دھارے کے خلاف انہوں نے پیر ناپسند کیا۔ جدید ادب نے ایسے بہت سے چیلنج پیدا کر دیے ہیں جن کے خلاف سنجیدہ اور تعمیر پسند مسلم ادیبوں کو کام کرنا چاہیے۔

افسوس ہے کہ ان اوراق میں تفصیل بیان کرنے اور اقتباسات درج کرنے کی گنجائش نہیں۔

فقہ الزکاۃ مجلد	یوسف القرضاوی	حصہ اول ودوم	۵۰/- روپے
"	"	حصہ سوم وچہارم	۶۰/- "
سفرِ شوق	فرید احمد پراچہ		۱۵/- "
انسانی زندگی میں جمود وارتقاء	محمد قطب		۲۵/- "

۱۹۸۳ء کا کیلنڈر مفت طلب فرمائیں

البدر پبلی کیشنز۔ ۲۳۔ راحت مارکیٹ۔ اردو بازار۔ لاہور